حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ

انی لواقف یوم بدر فی الصف فنظرت عن یمینی و شمالی فاذا انا بین غلامین من الانصار حدیثۃ اسنانهما فتمنیت ان اکون بین اظلع منهما فغمزنی احدهما فقال یاعم اتعرف اباجهل فقلت نعم و ما حاجتک الیہ؟ قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده لئن رایتہ لایفارق سوادی سواده حتی یموت الاعجل منا فتعجبت لذلک فغمزنی الاخر فقال لی ایضا مثلها فلم انشب ان نظرت الی ابی جهل و هو یجول فی الناس فقلت الاترایان؟ هذا صاحبکم الذی تسالان عنہ فابتدراه بسیفیهما فضرباه حتی قتلاه

وہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ بدر میں صف میں کھڑا تھا اچانک میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو وہاں انصار کے دو نو عمر لڑکے تھے میں نے سوچا کہ کاش میں کڑیل نوجوانوں کے درمیان ہوتا ان میں سے ایک نے پوچھا چچا جان کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں لیکن تمہیں اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ وہ کہنے لگا (مجھے پتہ چلا کہ وہ محمد ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ لہذا میں اسے قتل کردوں گا) دوسرے نے بھی ایسے ہی کہا چنانچہ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ہے ابو جہل یہ دونوں دوڑے اور اسے قتل کردیا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس نوجوان نے ابو جہل کو قتل کرنے کا سبب کیا بیان کیا ہے۔ یعنی وہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

الحمد للہ پاکستانی عدالت نے ایمان دارانہ اور جرات مندانہ فیصلہ کیا ہے۔

وزیر اعظم کا بیان:۔ مگر اسلامی جمہوریہ کی وزیر اعظم کہتی ہیں مجھے اس فیصلہ سے دکھ ہوا۔ سوائے "انا للہ و انا الیہ راجعون" ہم کیا کہہ سکتے ہیں اس موقع پر قرآن کی یہ آیت مزید ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ "قد بدت البغضاء من افواههم و ماتخفی صدورهم اکبر (آل عمران ۱۱۸)